نام کتاب : نقوشِ سیرت

مصنف : شیر محمد زمان چشتی

ناشر : پروگریسو بکس، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

سن اشاعت : ۲۰۰۷ء

صفحات : ۲۴۳

قیمت : درج نہیں

تبصرہ نگار : حافظ محمد سجاد☆

سیرت النبیﷺ اسلامی ادبیات کا سدابہار موضوع ہے، جس کی ترو تازگی اور مہک گزشتہ چودہ صدیوں سے دنیائے انسانیت کو معطر کیے ہوئے ہے اور جس کے ہر پھول کا رنگ خوشنما اور مہک جداگانہ ہے۔

چودہ صدیوں سے ان گنت سعادت مند اپنے اپنے ذوق اور ضرورت کے تقاضوں کے مطابق اس گلستانِ سیرت سے پھول چن چن کر اہل ذوق کی تسکینِ روح کا سامان کرتے آ رہے ہیں اور تاقیامت کرتے رہیں گے۔ سیرتِ النبیﷺ، ابتداء سے انتہاء تک ایک موضوع محبت ہے اور ہر لکھنے والے صاحبِ ایمان نے عقیدت اور شیفتگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

پیش نظر مجموعہ مضامین و مقالات جو نقُوشِ سیرت کے نام سے منصہَ شہود پر آیا، ملک کے نامور محقق، دانشور، اور ماہر تعلیم ڈاکٹر شیر محمد زمان چشتی کے نو (۹) مضامین کا مجموعہ ہے۔ جو فن سیرت نگاری میں اپنی نوعیت کا ایک جداگانہ اور منفرد اظہار ہے۔ اس میں مختلف سیرت کانفرنسوں میں پڑھے جانے والے علمی مقالات، صدارتی خطبات، اور کتب سیرت پر لکھے جانے والے مقدمات یا تعارفی و انتقادی مضامین کو مناسب اضافہ و نظرثانی کے بعد شامل کیا گیا ہے۔

نقُوشِ سیرت تین ابواب پر مشتمل ہے، جن کو انتہائی مناسب اور مؤثر عنوانات سے سجایا گیا ہے۔ پہلے باب کا عنوان ہے: ’’آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری‘‘۔ اس عنوان کے تحت فکری و علمی تحقیقات پیش کی گئی ہیں، جن میں سیرتِ طیبہ کے چار گوشوں کو نمایاں کیا گیا ہے:

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر، تاریخ و تہذیب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۔ عزم و ثبات کا کوہِ گراں

۲۔ محمد رسول اللہ ﷺ: نبی رحمت و عزیمت

۳۔ اطاعت رسول ﷺ، فوز و فلاح کا ذریعہ

۴۔ اسلامی فلاحی ریاست-اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں

دوسرے باب کا عنوان ہے: ''سیرت نگاری کے دو مناہج''۔ اس میں دو ذیلی موضوعات ہیں:

۱۔ خطباتِ رسول ﷺ

۲۔ سیرت نگاری-قرآنِ حکیم کی روشنی میں

مؤخر الذکر موضوع کے تحت بریگیڈیئر گلزار احمد مرحوم کی تصنیف ثنائے خواجہؐ کے خصوصی تناظر میں ایک مختصر مطالعہ اور عزیز ملک کی کتاب تذکارِ نبی ﷺ-ایک تعارف شامل ہیں۔

تیسرے باب کا عنوان ہے: ''اُردو میں سیرت پر چند حالیہ تصانیف''۔ اس عنوان کے تحت نقُوش، رسولؐ نمبر، مرتب: محمد طفیل الامین از رفیق ڈوگر، اور ازواجِ مطہراتؓ اور مستشرقین از ظفرعلی قریشی کا انتقادی جائزہ شامل ہے۔

نقُوشِ سیرت کے پہلے باب میں فاضل مصنف نے آقائے دو جہاں، سرور کائنات، فخر موجودات، نبی آخر الزمان، حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کے نمایاں پہلوؤں مثلاً آپ کے عزم و ثبات، رحمت و عزیمت اور اطاعت رسول ﷺ پر اپنی تحقیقی نگارشات پیش کی ہیں، اس کے ساتھ ہی رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات اور اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں اسلامی فلاحی ریاست کے نمایاں خد و خال کا جائزہ لیا ہے اور ان تجاویز پر روشنی ڈالی ہے جن کو اختیار کر کے ایک اسلامی فلاحی ریاست تشکیل پاتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے عزم و ثبات پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے فاضل مصنف لکھتے ہیں:

''اعلانِ نبوت کا دسواں سال ہے، ابوطالب رخصت ہوئے۔ پھر سیدہ خدیجہؓ نے بھی داعیٔ اجل کی پکار پر عین منجدھار میں اس رفیق کی رفاقت توڑ دی، جسے کملی اڑھا اڑھا کے بارِ نبوت اٹھانے کی تشفّیاں دی تھیں۔ عمِ نصیر بھی گیا، رفیق وزیر بھی رخصت ہوا۔ مصائب کی آندھیاں طوفان بن گئیں۔ پر پیغمبر ﷺ ہے کہ اپنی دُھن میں تن من دھَن اسی طرح دعوت حق کی راہ میں لٹانے کو تیار۔ اُمّ القریٰ کے دلوں کی کھیتی ہری ہوتی نہیں لگتی تو قبائل کا رخ کرتا ہے، ستائش و صِلہ سے تو خیر واسطہ ہی کیا، طعن و تشنیع، طنز و تمسخر کے

تیروں کی بوچھاڑ خندہ پیشانی سے قبول کرتا، گالی کے بدلے دعائیں دیتا، پتھر کھا کر لہولہان ہو کر مارنے والوں کے لیے رحمتیں مانگتا چلا جاتا ہے۔ چاروں طرف اندھیرا ہے پر اس واقفِ اسرارِ حقیقت کو ایک لحظہ کے عُشرِ عَشیر کے لیے بھی خفیف سا تردُّد، شک یا شبہ نہیں ہوتا۔ اسے یقین ہے کہ ان اجڑے دلوں کی بستی بھی ایک دن ضرور آباد ہوگی۔ بصیرت اور عزم و استقلال کا کمال ہے کہ ''عام الحزن'' میں بھی محمد ﷺ کی آنکھیں، ''فتح مُبین'' پر لگی ہیں۔ (ص: ۵۲)

محمد رسول اللہ ﷺ نبی رحمت و عزیمت کے تحت ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

''جس طرح رحمانیت مکوّن کائنات اور ربّ العالمین کی صفت خاص اور وصف ممتازٗ و مختص بالذات ہے، اسی طرح شان ''رحمۃ للعالمین'' باعث تکوین کائنات اور محبوب رب العالمین کی وہ صفت ہے جو آپ ﷺ کی جمیع اوصاف طاہرہ و عالیہ کو شامل بھی ہے اور سب پر غالب بھی۔ ذرا غور فرمایئے اس آیت کریمہ پر جس میں ہمارے آقا و مولا سیّد و سرور ﷺ کو ''رحمۃ للعالمینی'' کا یہ تاج پہنایا گیا ہے: ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ﴾ اہل علم پر مخفی نہیں کہ نفی کل اور استثناء سے حصر کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ گویا حاصل مطلب یہ ہے کہ 'ہم نے آپ کو عالموں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے'۔ (ص: ٦۵)

اطاعتِ رسول ﷺ اور حبِ رسول ﷺ کے ضمن میں لکھتے ہیں:

''بلاشبہ ہم میں سے کوئی سرے سے صاحبِ ایمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک ہمارے دلوں میں اللہ پر ایمان اور حضور ﷺ کے ساتھ تعلق، محبت کا، عشق کا، اطاعت کا، فرمانبرداری کا، غلامی کا، اس طرح موجود نہ ہو کہ دنیا کے سارے لوازم حضور ﷺ کے ساتھ اس تعلق کے سامنے حقیر ہوں''۔ (ص: ۸٦)

سیرتِ طیبہ کے نمایاں پہلوؤں پر گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر شیر محمد زمان چشتی کے اسلوبِ نگارش میں زبان و بیان کی لطافت کے ساتھ ایمان اور ادبِ نبوت کی چاشنی بھی ہے۔ آپ نے واقعاتِ سیرت کو مؤثر اسلوب میں بیان فرمایا ہے۔ آپ کا اسلوبِ نگارش خوبصورت، الفاظ شستہ اور زبان پاکیزہ ہے۔ بیانِ سیرت میں عشقِ مصطفےٰ ﷺ، محبت رسول اور ادبِ نبوت کی فراوانی ہے۔

نقُوشِ سیرت کے دوسرے باب میں سیرت نگاری کے دو مناہج: ''خطباتِ رسول ﷺ اور

سیرت نگاری: قرآن حکیم کی روشنی میں'' کا جائزہ لیا گیا ہے۔ خطباتِ رسول ﷺ، سیرت نگاری کا ایک اہم منہج و اسلوب ہے۔ تاہم ائمہ سیر نے سیرت طیبہ ﷺ سے مثالی شغف کے باوجود خطباتِ رسول ﷺ کے عنوان سے بہت کم کتب تالیف کی ہیں، اس کی وجوہ بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

''روزمرہ کے امور اور شرعی احکام سے متعلق نبی کریم ﷺ کے فرامین کو صحت کے التزام کے ساتھ نقل کرنا راوی کے لیے نسبۃً آسان ہے مگر طویل خطبات و مواعظ کی روایت نقلِ حرفی کے پورے اہتمام کے ساتھ زیادہ مشکل ہے۔ خطبات کی فصاحت و بلاغت اور گہری تاثیر کو منتقل کرنے کے لیے روایت باللفظ اور بھی اہم ہو جاتی ہے...... موقع محل اور ارشادِ گرامی کی نوعیت اور کیفیت و کمیّت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان میں سے (یعنی فرمودات نبویؐ) خطبات کا انتخاب بلاشبہ ایک دقیق مسئلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خطباتِ رسول ﷺ یا اس سے ملتے جلتے عنوان پر زیادہ کتب تالیف نہیں ہوئیں۔ (ص: ۱۲۴)

ڈاکٹر صلاح الدین المُنجّد کی کتاب **معجم ما اُلِّف عن رسول اللہ** ﷺ کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب نے خطباتِ رسول ﷺ پر آٹھ قدیم کتب کی نشاندہی کی ہے اور پھر خطباتِ نبوی ﷺ کے موضوع پر معاصرانہ تالیفات میں سے اُردو، عربی اور فارسی میں اب تک لکھی گئی گیارہ کتب کا تعارف و تجزیہ پیش کیا ہے۔ خطباتِ رسول ﷺ کے حوالے سے ہر کتاب کے مندرجات کا ناقدانہ جائزہ لیتے ہوئے اس کی خصوصیات بیان کی ہیں اور جہاں کہیں اغلاط یا تسامحات نظر آئے ان کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

سیرت نگاری کا ایک اہم منہج اور اسلوب ''قرآن کریم کی روشنی میں مطالعہ سیرت'' ہے۔ اس موضوع پر لکھتے ہوئے اس فن کی گہرائیوں اور نزاکتوں پر عمدہ انداز میں اظہارِ خیال کیا گیا ہے اور پھر اس اسلوب پر لکھی گئی تقریباً گیارہ عربی، اُردو کتب کا تعارف پیش کیا گیا ہے اور بریگیڈیئر گلزار احمد مرحوم کی کتاب **ثنائے خواجہؐ** پر خصوصی تبصرہ کیا گیا ہے۔ عزیز ملک کی کتاب **تذکارِ نبی** ﷺ پر تبصرہ کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب نے یہ رائے دی ہے کہ صرف قرآن کریم کی اساس پر محکم سیرت نگاری بہت مشکل کام ہے، یہی وجہ ہے کہ سب سیرت نگار محض قرآنی اساس پر سیرت لکھنے کے تجربے میں دوسرے مصادر سے فیض اٹھانے پر مجبور دکھائی دیتے ہیں۔

کتاب کا تیسرا باب ''اُردو میں سیرت پر چند حالیہ تصانیف'' کے نقد و تبصرہ پر مشتمل ہے۔

نقُوش رسولؐ نمبر، الامین، ازواجِ مطہرات اور مستشرقین کا ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ نقُوش رسولؐ نمبر ۱۳ جلدوں پر مشتمل ہے اور اُردو ادبِ سیرت میں ایک دائرۃ المعارف کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کے مرتب محمد طفیل مرحوم نے برصغیر پاک و ہند کے معروف علمی و تحقیقی رسائل و جرائد سے مقالاتِ سیرت جمع کیے اور ان کو مرتب کر دیا، مگر اس میں کسی ترتیب و تنظیم کا لحاظ نہیں رکھا گیا، جہاں سے بھی مواد دستیاب ہوا اس کو شائع کر دیا گیا اور ماخذ و مصادر کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے تیرہ (۱۳) جلدوں کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

> ''نقوش کے رسولؐ نمبر کے شماروں میں جمع شدہ گراں قدر معلومات، ان کی جمع و تدوین اور طباعت و اشاعت پر کی جانے والی محنت اور ان پر اٹھنے والی لاگت، اس عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے غیرمعمولی استقلال کا مظاہرہ...... یہ سب کچھ لائق ستائش ہے۔ اس کے ساتھ اس کی خامیوں میں شاید سب سے بڑی خامی اس کے مندرجات کی ترتیب میں ضبط و نظم اور کسی منصوبہ بندی کا فقدان ہے''۔ (ص: ۱۸۹)

آخر میں ڈاکٹر صاحب نے نقوش رسولؐ نمبر کی تیرہ (۱۳) جلدوں کے اہم موضوعات کی فہرست جلد وار مرتب کر دی ہے۔

کسی کتاب پر تبصرہ یا ناقدانہ جائزے کا ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ تبصرہ سے قبل اس موضوع کی مبادیات اور اس پر سابقہ کام کا تعارف و تجزیہ پیش کیا جائے اور پھر زیرِ تبصرہ کتاب کے نمایاں پہلوؤں کو اُجاگر کیا جائے۔ نقُوشِ سیرت میں کتب سیرت پر نقد و تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے یہی عمدہ اسلوب اختیار کیا ہے۔ ان کتابوں کے تجزیاتی مطالعہ کے سلسلہ میں جس جگہ آپ کو کوئی خوبی نظر آئی اسے بھرپور طریقے سے سراہا اور اگر کہیں تسامحات دکھائی دیئے تو ان پر گرفت کی ہے۔ تعدّد ازواج کے حوالے سے پروفیسر ظفر علی قریشی نے تاریخِ مذاہب سے کثرت ازدواج کی بہت سی مثالیں تلاش کر کے بیان کی ہیں مگر ڈاکٹر صاحب کے نزدیک یہ استشہاد و استدلال درست نہیں بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ اُن کے نزدیک ''ازواجِ مطہرات کی بحث میں ان مثالوں کا حوالہ خواہ وہ کسی مقصد سے ہو کوئی جواز نہیں رکھتا اور میری حقیر رائے میں مسلم مصنفین کو اس بارے میں شدّت سے احتیاط برتنا چاہیے۔ (ص ۲۰۹-۲۱۰)

پوری کتاب میں حواشی و حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کتاب تدوین و ترتیب کے لحاظ سے بھی عمدہ ہے۔ آخر میں اشاریہ کے تحت اسماء الرجال، اسماءِ اماکن اور اسماءِ کتب کی تفصیلات دی گئی

ہیں۔

نقُوشِ سیرت میں سیرت کے واقعات اور صحابہ کرامؓ کے احوال با حوالہ درج کیے گئے ہیں تاہم ایک واقعہ جزوی طور پر غلط درج ہو گیا ہے۔ صفحہ نمبر ۵۰ پر ابن کثیر کی السیرة النبویه جز اوّل، ص ۴۹۵ کے حوالے سے آل یاسرؓ کے عزم و ثبات کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت عمار بن یاسرؓ کو مکی عہدِ نبوت میں شہید قرار دیا گیا ہے، حالانکہ اس موقع پر آپ کے والد حضرت یاسرؓ کو شہید کیا گیا، تاہم اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۷۰ پر پھر اسی واقعہ کو صحیح نقل کیا گیا ہے۔ نقُوشِ سیرت کے پہلے دونوں مقالات میں قدرے تکرار ہے شاید اس کی بنیادی وجہ موضوع کی یکسانیت ہو۔

زبان و بیان کی شیفتگی، ادبِ نبوت و مقام رسالت کا اہتمام و لحاظ، واقعات کی استنادی حیثیت، نقد و نظر کا متوازن اور خوبصورت انداز، سیرت نگاری کے مناہج و اسالیب کا تحلیل و تجزیہ اور نقُوشِ سیرت کی پیشکش میں محترم ڈاکٹر صاحب کے عجز و نیاز نے اس کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

سیرت نگاری اور انتقادِ سیرت کے حوالے سے نقُوشِ سیرت بنیادی راہنمائی فراہم کرتی ہے اور اُردو ادبِ سیرت میں گراں قدر اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی اس کاوش کو منظور فرمائے اور اُن کو گلستانِ سیرت سے مزید پھول چننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔